Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU, S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : U. G.
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : B.A Hons, Part II, Paper III
7. Title/Heading of e-content : NOVEL SURAT-UL-KHAYAL KE AHAM KIRDAR
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

10.07.2020

10.07.2020

B.A. II Hons.
Paper: III

ناول صورۃ الخیال کے اہم کردار

شاد عظیم آبادی کا ناول "ولایتی کی آپ بیتی یا "صورۃ الخیال" ایک ہی ناول کے دو نام ہیں۔ ناول ولایتی کی آپ بیتی تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا حصہ صورۃ الخیال، دوسرا ہیئۃ المقال اور تیسرا حلیۃ الکمال ہے۔ ان تینوں حصوں کو ملا کر اس ناول کا نام صورۃ الخیال الملقب ولایتی کی آپ بیتی ہے۔

صورۃ الخیال یا ولایتی کی آپ بیتی کا قصہ طویل اور پیچیدہ ہے اس میں حادثات اور واقعات کی ایک زنجیر نظر آتی ہے جو کافی طویل ہے۔ داستان کی طرح اس میں بھی پیوند کاری کی گئی ہے اور اپنے شوہر کو حاصل کرنے کے لئے ولایتی کو مختلف حادثوں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اس کی فضا جانی پہچانی ہوئی ہے اور واقعات سے سچائی کی قربت اسے داستان سے نکال کر ناول کے دائرے میں داخل کر دیتی ہے۔

ناول ولایتی کی آپ بیتی میں کرم حسین خاں، میر نیاز، آغا سلیمان اور حسین وغیرہ کا کردار اہم ہے اور خود ولایتی کے کردار پر پورے ناول کا دارو مدار ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس ناول میں ہر طبقے کے کردار نظر آتے ہیں مثلاً عورتوں میں شریف بیبیاں بھی ہیں مغلانیاں، مائیں اور گاؤں کی مزدور عورتیں بھی — اسی طرح مردوں میں رئیس، خادم، وکیل، مختار، تاجر، افسر، شریف، رذیل، لچے لفنگے ہر قسم اور ہر طرح کے لوگ ہیں اور سب کی حرکات و سکنات ایک دوسرے سے مختلف ہے لیکن ان سب کے باوجود قصہ میں ولایتی کا کردار سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ولایتی کا شوہر کرم حسین خاں اور اس کے والد کے دوست میر نیاز علی اور کلکتہ کے مختار میاں محمود کی حیثیت رکھتا ہے جس کے اس پاس سارے واقعات گردش کرتے ہیں۔ سراج المحقق کا کردار بھی نمایاں ہے لیکن ولایتی کا کردار پورے قصہ میں محور کی حیثیت رکھتا ہے جس کے آس پاس سارے واقعات گردش کرتے ہیں۔ در اصل یہ پورا ناول ولایتی کی ہی آپ بیتی ہے یہی وجہ ہے کہ ناول کا نام اس کے نام پر پڑا۔ ناول کا مطالعہ کیجئے تو محسوس ہوگا کہ ولایتی کا کردار حقیقت سے دور اور مثالیت پسندی سے قریب ہے۔

بلکہ یوں قاری کی توجہ اس کی جانب مبذول رہتی ہے۔ مجموعی طور پر والا بیگی اس ناول کے ہر حصے میں دوسرے کرداروں پر چھا جاتی ہے اور زندہ و جاوید کردار بن کر ابھرتی ہے۔ علی عباس حسینی نے اپنی کتاب "ناول کی تاریخ و تنقید" میں والا بیگی کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ والا بیگی کے کردار میں نذیر احمد کے کردار اصغری سے کہیں زیادہ زور اور کشش ہے۔ اگرچہ شاد عظیم آبادی نے اس ناول میں دوسرے کرداروں کو اہمیت دینے کی بہت کوشش کی ہے مگر وہ ناکام رہے ہیں۔ اس لئے اس ناول کا قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ والا بیگی کو غیر معمولی اہمیت دے کر پیش کرنے کے نتیجے میں ہی دوسرے کرداروں کو ابھرنے کا موقع نہ ملا۔ لیکن اس خرابی کی وجہ سے شاد کی فنکارانہ صلاحیت مجروح نہیں ہوئی کیونکہ ان کے پیش نظر نسوانیت کی جرأت مندی، پاک دامنی اور عصمت کی حفاظت کرنے والی خاتون کی شکل میں والا بیگی کو پیش کیا گیا ہے۔ اس مقصد میں بہرحال کامیاب نظر آتے ہیں۔

والا بیگی کی زندگی مصائب و آلام سے نکھرتی ہے۔ اس کی پاکدامنی اور پارسائی مصائب کی بھٹی میں تپ کر مقدس بن جاتی ہے۔ دنیا میں رنج و راحت کا مزہ چکھ کر وہ تجربہ کار ہو جاتی ہے اور اصلی اور نقلی چہرے پہچاننے میں ماہر نظر آتی ہے۔ والا بیگی شروع سے آخر تک سنجیدگی اور سلیقہ مندی کا کردار نبھاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ خلوص و محبت اور اپنے ایثار سے اپنے بدکار شوہر کو بھی راہ راست پر لے آتی ہے۔ اس کے کردار میں پارسائی، پاکدامنی، صبر و استقلال اور جرأت مندی کے اوصاف ملتے ہیں۔ کرم حسین خاں کے کردار میں بھی دلچسپی موجود ہے۔ باپ کی موت کے بعد جب اچانک دولت اس کے ہاتھ آتی ہے تو عیاشی اور بے راہ روی میں ساری دولت گنوانے کے بعد اس کی آنکھ کھلتی ہے۔ یہاں شاد نے کرم حسین خاں کے کردار کے ذریعہ اپنے دور کے بے فکر امیر زادوں کی زندگی کی نہایت سچی تصویر دکھائی ہے۔

دوسرے ضمنی کرداروں میں نیاز علی اور سراج الحق کا

شرافت اور نیک نفسی، آغا سلیمان اور داروغہ نہال سنگھ کی
مسخرا پن اور کمینہ پن، حسین کی وفاداری اور خدا بخش کی نمک حرامی
پڑھنے والے کے حافظے میں محفوظ ہو جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ اس ناول کے سبھی کردار دیرپا اثرات کے حامل
نہیں ہیں۔ صرف ولایتی کا ہی کردار شروع سے آخر تک زندہ اور
متحرک رہا ہے۔ ولایتی کی آپ بیتی ایک دلچسپ قصہ ہے جس
کے ساتھ قاری وابستہ رہتا ہے۔

—— X ——

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Phofessoh
Deptt. of Uhdu, S. Sinha college, Auhangabad

Couhse: B.A. Hons, Paht II, Papeh: III

Title/Heading of E-Content: